من احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم

حقیقت شیعہ

جلد

فقیہ العصر مولانا مفتی رشید احمد صاحب

دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد، کراچی

حقیقتِ شیعہ

اشاریہ :-

کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

سوال: شیعانِ علی مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر کافر ہیں تو اہلِ کتاب کے حکم میں ہونگے یا نہیں؟ اگر اہلِ کتاب ہیں تو ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بیّنوا الحق المبین واوضحوا بالبرهان المتین، اجرکم الله یوم الدین۔

الجواب ومنہ الصدق والصواب

اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقی سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے افضل سمجھتا ہے تو صرف اتنے اعتقاد سے وہ کافر نہیں ہوتا، مگر آجکل کے شیعہ کا صرف یہ اعتقاد نہیں ان کے معتقدات کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، چنانچہ تحریفِ قرآن کا مسئلہ ان کے ہاں مسلمات اور متواترات میں سے ہے، ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں

عقیدۂ تحریفِ قرآن

(۱) المستفاد من مجموع هذه الاخبار وغيرها من الروايات من طريق اهل البيت عليهم السلام ان القرآن الذی بين اظهرنا ليس بتمامه كما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم بل منه ما هو خلاف ما انزل الله ومنه ما هو مغير ومحرف وانه قد حذف منه اشياء كثيرة منها اسم علی فی كثير من المواضع ومنها غير ذلك (دیباچہ تفسیر صافی)

اہلِ بیت کے واسطے سے پہنچی ہوئی روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بلکہ اسمیں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہے اور اسمیں سے بہت سی چیزیں نکالدی گئی ہیں ان میں سے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قرآن میں کئی مقامات سے نکالدیا گیا ہے، انکے علاوہ بھی کئی ایسے مواضع ہیں۔

(۲) لو شرحت لك كل ما اسقط وحرف وبدل مما يجری هذا المجری لطال وظهر ما تحظر التقية اظهاره (احتجاج طبرسی ص ۱۲۰ مطبوعہ ایران)

قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اسمیں تحریف اور رد و بدل وغیرہ کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کردوں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔

③ قال السید المحدث الجزائری ما معناہ ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحۃ الاخبار المستفیضۃ المتواترۃ الدالۃ بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن

(فصل الخطاب علامہ نوری ص۳۰)

محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(فصل الخطاب از علامہ نوری ص۳۰)

④ ان الاخبار الدالۃ علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتها جماعۃ کالمفید والمحقق الداماد والعلامۃ المجلسی

(فصل الخطاب علامہ نوری ص۲۲۷)

تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں، ایک جماعت نے انکے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسے مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

⑤ عن علی بن سوید السائی قال کتب الیّ ابوالحسن الاول وھو فی السجن واما ما ذکرت یا علی ممن تاخذ معالم دینک لا تاخذن معالم دینک عن غیر شیعتنا فانک ان تعدیتهم اخذت دینک عن الخائنین الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتهم انهم ائتمنوا علی کتاب اللہ جل وعلی فحرفوہ وبدلوہ فعلیهم لعنۃ اللہ ولعنۃ ملائکتہ ولعنۃ آبائی الکرام البررۃ ولعنتی ولعنۃ شیعتی الی یوم القیمۃ

(رجال کشی مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۷ھ مولفہ ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی ص۳ سطر۳)

علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا: "اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟ اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ ورسول سے خیانت کی اور جو امانت انکے پاس رکھی گئی تھی اسمیں خیانت کی، ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اسکی تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ کی، ملائکہ، میرے نیک آباء واجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار ہو۔"

⑥ مراد بقرآن قرآن محفوظ نزد ائمہ علیہم السلام است کہ ہفدہ ہزار آیت است (صافی شرح کافی ج ۲، کتاب فضل القرآن جزء ششم مطبوعہ نولکشور ص۶۵)

قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں (صافی شرح کافی ج۲ کتاب فضل القرآن جزء ششم ص۶۵ مطبوعہ نولکشور)

موجود قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن غائب ہے اور ایک

تمائی موجود ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجود قرآن سے تین گنا زیادہ قرآن پورے کا پورا غائب ہے جس میں موجود قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، چنانچہ آئندہ روایت میں اس کی صراحت آرہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجود قرآن میں ایک حرف بھی صحیح نہیں، اس روایت میں اگر حرف بمعنی لفظ کی تاویل بھی کرلی جائے تو بھی ثابت ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایمان، کفر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حشر و نشر، حساب و کتاب، جنت و دوزخ، حتیٰ کہ اللہ، رسول اور ملائکہ میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہیں۔

⑦ عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام وان عندنا لمصحف فاطمۃ وما یدریہم ما مصحف فاطمۃ قال مصحف فیہ مثل قرآنکم ثلاث مرات واللّٰہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد (اصول کافی ص۲۴۰ مطبوعہ نولکشور، صافی کتاب الحجۃ جزء ۳ ص۱۸۰)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ہے۔ ان کو کیا معلوم کہ وہ کیسا مصحف ہے۔ مصحف فاطمہ ہمارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور خدا کی قسم تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی اسمیں نہیں ہے۔

⑧ عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال ان القرآن جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ (اصول کافی ص۶۷۱)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی ص۶۷۱)

⑨ قال یا ابا محمد وان عندنا الجامعۃ وما یدریہم ما الجامعۃ قال قلت جعلت فداک وما الجامعۃ قال الصحیفۃ طولہا سبعون ذراعا بذراع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (صافی جزء ۳ کتاب الحجۃ ص۱۴۸، اصول کافی ص۱۴۶)

ابو محمد کہتے ہیں کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا، اے ابو محمد بیشک ہمارے پاس الجامعہ ہے اُن کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں جامعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا وہ صحیفہ ہے جس کی لمبائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گز سے ستر گز ہے۔

⑩ قال ان عندنا الجفر وما یدریہم ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم فیہ علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل (اصول کافی ص۱۴۶)

راوی کہتے ہیں کہ میرے اُستاد نے کہا بیشک ہمارے پاس "جفر" ہے، ان کو کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟ میں نے کہا جفر کیا ہے؟ تو فرمایا وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں نبیوں، وصیوں اور علماء بنی اسرائیل کے علوم ہیں۔ (اصول کافی ص۱۴۶)

(۱۱) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ قول اللہ عز وجل هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق قال فقال ان الکتاب لم ینطق ولن ینطق ولکن رسول اللہ هو الناطق بالکتاب قال عز وجل ذکرہ هذا رسولنا ینطق علیکم بالحق، قال فقلت جعلت فداک انا لا نقرءها هکذا فقال هکذا واللہ نزل جبریل علی محمد ولکنہ حرف من کتابہ عز وجل (روضہ کلینی ص۲۵)

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق، یہ ہماری کتاب (اعمال نامہ) تمہارے خلاف ٹھیک ٹھیک بولے گا ابو عبداللہ نے کہا کہ کتاب نہ کبھی بولی ہے اور نہ بولے گی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو بولتے (پڑھتے) ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو "هذا رسولنا ینطق علیکم بالحق" فرمایا ہے، میں نے کہا میں تم پر فدا ہوں، ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے تو فرمایا، خدا کی قسم جبریل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح (هذا رسولنا الخ) نازل کی تھی لیکن اللہ کی کتاب میں تحریف کرکے یہ بدل دیا گیا ہے ۔

(۱۲) امر موسیٰ کاظم لعلی بن سوید لا تلتمس دین من لیس من شیعتک ولا تحبن دینهم فانهم الخائنون الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتهم وتدری ما خانوا اماناتهم ائتمنوا علی کتاب اللہ فحرفوہ وبدلوہ (روضہ کلینی ص۶۱)

موسیٰ کاظم نے علی بن سوید کو حکم دیا کہ جو تمہارے شیعوں میں سے نہیں ہیں ان سے دین حاصل مت کرو اور ان کے دین کو دوست نہ رکھو کیونکہ یہ وہی خیانت کرنے والے ہیں جنہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ خیانت کی اور اپنی امانتوں میں خیانت کی، تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر امین بنا دیا گیا، انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اسے بدل دیا ۔

(۱۳) عن ابی جعفر قال نزل القرآن اربعة ارباع ربع فینا وربع فی عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحکام (اصول کافی ص۶۶۹)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ قرآن کے چار حصے نازل ہوئے تھے، ایک ربع ہمارے بارے میں ہے، ایک ربع ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک ربع میں سنن و امثال ہیں اور ایک ربع میں فرائض و احکام شرع ہیں ۔ (اصول کافی ص۶۶۹)

(۱۴) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ومن یطع اللہ ورسولہ

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ

فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً، ھکذا انزلت (اصول کافی ص۲۶۲)

فوزاً عظیماً اس طرح نازل ہوئی تھی "ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً"

(۱۵) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ نزلت علی محمد (اصول کافی ص۲۶۳)

ابو عبد اللہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آیت ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی اس طرح نازل ہوئی تھی "ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی"

(۱۶) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا (حوالہ بالا)

جبرئیل نے آیت بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ بغیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل کی تھی بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا

(۱۷) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فبدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون (اصول کافی ص۲۶۴)

جبرئیل علیہ السلام آیت فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لے کر آئے تھے - فبدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون ۔

(۱۸) ھکذا انزلت ھذہ الآیۃ ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم (اصول کافی ص۲۶۵)

آیت ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیراً لھم یوں نازل ہوئی تھی، ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم

(۱۹) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفوراً (اصول کافی ص۲۶۸)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آیت فابی اکثر الناس الا کفوراً اس طرح نازل کی تھی فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفوراً

(۲۰) ونزل جبرئیل بھذہ الآیۃ وقل

جبرئیل علیہ السلام نے آیت وقل الحق

الحق من ربکم فی ولایۃ علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارا (اصول کافی ص۲۶۵)

من ربکم (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین نارا یوں نازل کی تھی و قل الحق من ربکم فی ولایۃ علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارا ۔

(۲۱) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا ان الذین ظلموا آل محمد حقہم لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایۃ علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایتہ فان للہ ما فی السموات وما فی الارض (اصول کافی ص۲۶۷)

جبرئیل علیہ السلام آیت ان الذین ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا (الی قولہ) یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا خیرا لکم ان تکفروا فان للہ ما فی السموات وما فی الارض کو یوں لائے تھے ان الذین ظلموا آل محمد حقہم لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا (الی قولہ) یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایۃ علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایتہ فان للہ ما فی السموات وما فی الارض ۔

(۲۲) ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہ السلام والائمۃ من بعدہ من ھو فی ضلال مبین کذا انزلت (اصول کافی ص۲۶۶)

آیت ستعلمون من ھو فی ضلال مبین یوں نازل ہوئی تھی " ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہما السلام والائمۃ من بعدہ من ھو فی ضلال مبین "

(۲۳) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ ۔ (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل علیہ السلام نے آیت ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یوں نازل کی تھی "ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ "

(۲۴) نزل جبرئیل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا ۔ (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل نے آیت یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا اس طرح نازل کی تھی "یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا "

(۳۵) اخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لہم ھذا کتاب اللہ عز وجل کما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد جمعتہ من اللوحین فقالوا ھوذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لا حاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھذا ابدا انما کان علی ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤہ (اصول کافی ص ۶۷۱)

حضرت علیؓ جب قرآن لکھنے سے فارغ ہوئے تو اس کو لوگوں کے پاس لائے اور ان سے فرمایا، یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی، میں نے اسکو دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا اللہ کی کتاب تو یہ ہمارے پاس موجود ہے ہمیں آپ کے لائے ہوئے قرآن کی) حاجت نہیں (اس پر حضرت علیؓ نے غصہ میں آکر) کہا، اب خدا کی قسم آج کے بعد تم اس کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ میرے ذمہ تو صرف یہ تھا کہ جب میں نے اسے جمع کیا تو تم کو بتادوں تاکہ اسے پڑھو۔

(۳۶)(۳۷) اصول کافی ص ۱۳۹ میں دو روایتیں لائے ہیں کہ حضرت علیؓ کے سوا کسی کو سارا قرآن معلوم نہیں۔

(۳۸) اصول کافی ص ۶۷۰ پر لم یکن الذین الخ سے متعلق تحریف کی روایت ہے۔

(۳۹) اصول کافی ص ۲۶۱ پر بھی ایک آیت کی تحریف کا ذکر ہے۔

(۴۰) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں (احتجاج طبرسی ص ۲۵)

(۴۱) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے (احتجاج طبرسی ص ۱۳۰)

(۴۲) موجودہ قرآن مجید میں خلافِ فصاحت اور قابلِ نفرت الفاظ موجود ہیں (احتجاج طبرسی ص ...)

(۴۳) قرآن مجید میں سرور کائنات کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ (حوالہ بالا)

(۴۴) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے (فصل الخطاب ص ۳۰)

تقیہ:

اگر کہیں کسی شیعہ مصنف نے اعتقادِ تحریف سے انکار کیا ہے یا آجکل کوئی شیعہ انکار کرتا ہے تو تقیہ پر مبنی ہے۔ جیساکہ عبارات بالا میں سے ۳ میں احتجاج طبرسی کی عبارت گزری کہ عقیدۂ تحریف کے اظہار سے تقیہ مانع ہے۔ اور تقیہ مذہبِ شیعہ میں اسقدر مؤکد ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں

(۱) لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص ۴۸۳) جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

(۲) لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص ۴۸۴) جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔

مسئلۂ بداء:

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی واقع ہوسکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے۔ وہ

اسے بداء کہتے ہیں اور عقیدۂ بداء سے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں۔

(۱) ما عبد اللہ بشیء مثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔

(۲) ما عظم اللہ بمثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ کی کوئی بڑائی نہیں بیان کی گئی۔

(۳) سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر و ان یقر للہ بالبداء (اصول کافی ص۸۶)

امام رضا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمت خمر اور بداء کے ماننے کا حکم دیکر بھیجا ہے۔

(۴) سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الکلام فیہ (اصول کافی ص۸۶)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ بداء (اللہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدہ سے نہ رکتے۔

(۵) عن ابی الہاشم الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیہ السلام (الی قولہ) فقال نعم یا ابا ہاشم بدا للہ فی ابی محمد کما بدا فی موسیٰ (اصول کافی ص۳۰۲)

حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔

کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ کی گنجائش ہے؟ بلکہ شیعہ کی تکفیر خود انکی کتابوں میں اُن کے بزرگوں سے منقول ہے۔

شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے

(۱) قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما انزل اللہ آیۃ فی المنافقین الا وھی فیمن ینتحل التشیع (رجال کشی ص۱۹۵ س۱۶)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں جو آیت بھی نازل کی ہے وہ تشیع کی طرف منسوب لوگوں کے بارے میں ہے۔

(۲) سمعت علی بن الحسین یقول (الی قولہ) ان قوما من شیعتنا سیحبوننا حتی یقولوا فینا ما قالت الیہود فی عزیر و ما قالت النصاریٰ فی عیسی ابن مریم فلا ہم منا ولا نحن منہم (رجال کشی ص۹۸)

علی بن حسین کہتے ہیں ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم عنقریب ہمارے ساتھ دوستی کا اظہار کرے گی حتیٰ کہ ہمارے بارے میں وہ باتیں کہیں گے جو یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں اور نصاریٰ

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمیں ان سے کوئی تعلق (رجال کشی ص۹۹)

(۳) عن ابن ابی یعفور قال کنت عند الصادق اذ دخل موسیٰ فجلس فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابن ابی یعفور ھذا خیر ولدی واحبھم الیّ غیر ان اللہ عزّ وجل یضل بہ قوماً من شیعتنا فانھم قوم لا خلاق لھم فی الآخرۃ ولا یکلمھم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قلت جعلت فداک قد ارعب قلبی عن ھؤلاء قال یضل بہ قوم من شیعتنا بعد موتہ جزعاً علیہ (رجال کشی ص۲۸۲ س ۸)

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق کے پاس تھا وہاں موسیٰ کاظم آکر بیٹھ گئے تو ابو عبد اللہ (جعفر صادق) نے کہا اے ابن ابی یعفور! یہ (موسیٰ کاظم) ہمارا سب سے بہتر اور محبوب بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم کو گمراہ کریں گے یہ (شیعہ) ایسی قوم ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے روز (رحم وکرم کی) بات نہ کریں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، ان (شیعوں) کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبد اللہ نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کی وفات کے بعد ان پر جزع فزع کرکے اور رو رو کر گمراہ ہوجائے گی۔ (رجال کشی ص۲۸۲)

(۴) ان علیاً علیہ السلام لما فرغ من قتال اھل البصرۃ اتاہ سبعون رجلاً من الزط فسلموا علیہ وکلموہ بلسانھم فرد علیھم بلسانھم وقال انی لست کما قلتم انا عبد اللہ مخلوق قال فابوا علیہ وقالوا انت انت ھو فقال لھم لئن لم ترجعوا عما قلتم فیّ وتتوبوا الی اللہ تعالیٰ لاقتلنکم قال فابوا ان یرجعوا ویتوبوا فامر ان یحفر لھم آبار فحفرت ثم خرق بعضھا الی بعض ثم قذفھم فیھا ثم طم رؤسھا ثم الھب النار فی بئر منھا لیس فیھا احد فدخل الدخان علیھم فماتوا (رجال کشی ص۱۰۱ مطبوعہ کربلا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ کے قتال سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس قبیلہ زط سے ستر آدمی آئے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اور اپنی زبان میں بات کی، آپ نے بھی انہی کی زبان میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں ایسا نہیں جیسے تم سمجھتے ہو، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ آپ وہی ہیں (یعنی خدا ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس سے باز نہیں آتے جو میرے بارے میں کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہیں کرتے تو میں تم لوگوں کو ضرور قتل کردوں گا، ان (شیعوں) نے رجوع اور توبہ سے انکار کردیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھودے جائیں پھر انکے درمیان

سوراخ کرکے ان کو آپس میں ملادیا - پھر آگ کو ان کنوؤں میں پھینک کر ان کنوؤں کا منہ بند کردیا، پھر ان میں سے ایک کنوئیں میں آگ جلائی جس میں کوئی آدمی نہ تھا، اس طرح سے دوسرے کنوؤں میں اس کا دھواں داخل ہوگیا اور وہ سب کے سب مرگئے۔ (رجال کشی ص۱۰۱ مطبوعہ کربلا)

(۵) قال ابوالحسن لو میزت شیعتی ما وجدتہم الا واصفۃ ولو امتحنتہم لما وجدتہم الا مرتدین (روضۂ کلینی ص۱۰۱)

ابوالحسن (علیؒ) فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو ان سب کو صرف باتیں بنانے والے (منافق) پاؤں۔ اگر ان کا امتحان لوں تو وہ سب مرتد نکلیں گے۔

(۶) اگر عدد ایشاں (شیعہ) بہ سہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بہیئت اجتماعی وسد امام ظاہر شود۔ (صافی باب ۴ جزء ۳ ص۳۶)

اگر ان (شیعوں) کی مجموعی تعداد تین سو تیرہ تک پہنچ جائے تو امام (مہدی) ظاہر ہو جائیں گے۔ (صافی باب ۴ جزء ۳ ص۳۶)

معلوم ہوا کہ آج تک کبھی بھی تین سو تیرہ شیعہ کسی زمانے میں جمع نہیں ہوئے، یہ سب مدعیان تشیع منافق ہیں اور انہوں نے امام مہدی کو غار میں دھکیل رکھا ہے اور امام کے نہ ہونے کی وجہ سے اُمت کی گمراہی اور دنیا میں فساد و فتن کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے، اگر ان میں سے تین سو تیرہ ہی صحیح شیعہ بن جائیں تو امام مہدی ظاہر ہو جائیں اور سارے جھگڑے طے ہو جائیں۔

اہلِ تشیع کا آپس میں لعن طعن:

لعن وطعن اور سب وشتم کو حدیث میں علاماتِ نفاق شمار کیا گیا ہے، اور شیعہ لوگوں میں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کا سلسلہ عام ہے، چنانچہ ان کے رواۃ اور بزرگوں پر خود ان کے بزرگوں سے لعنت اور بد دعا کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) عن ابی جعفر قال امیر المؤمنین اللہم العن ابنی فلان واعم ابصارہما کما عمیت قلوبہما (قال فی الحاشیۃ) ہما عبد اللہ بن عباس وعبید اللہ بن عباس (رجال کشی ص۳۵ س۲۳)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ! فلاں کے دو بیٹوں پر لعنت کر اور ان کی بینائی سلب کرلے جیسا کہ آپ نے ان کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ (دو بیٹے) عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عباس ہیں۔

(۲) مقاماتِ ذیل میں زرارہ کی انتہائی درجہ کی تعریف اور مدح کی روایات ہیں۔ رجال کشی ص۸۰ س۷، ص۹۱ س۱۴ و س۱۸، ص۱۱۳ س۸، ص۱۲۲ س۱۱، اور اس کے برعکس رجال کشی ہی

میں ص ۹۹ س ۱۲ میں زرارہ پر لعنت کی روایت ہے

(۳) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۲۲ س ۱۷ میں بریدہ کی تعریف اور ص ۹۹ س ۱۲ میں اس پر لعنت کی روایت ہے

(۴) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۲ س ۱۱ میں محمد بن مسلم کی تعریف کی روایت اور ص ۱۲ س ۱۱ میں اس پر لعنت کی روایت ہے

(۵) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸ میں ابو بصیر کی تعریف کی روایت اور ص ۱۱۶ س ۶ میں اس کی مذمت کی روایت ہے۔

(۶) روایتِ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ محبِّ علی کتنے ہی بڑے گناہ کرتا ہے تو بھی اس کی مغفرت یقینی ہے

سید بن محمد الحمیری اشعار در تعریف علی ساختہ بود پس آں شعر فضیل الرسان درخدمت امام جعفر خواند (الی قولہ) قال سمعت نحیبًا من وراء الستر وقال من قال ھذا الشعر قلت السید بن محمد الحمیری فقال رحمہ اللہ فقلت انی رأیتہ یشرب نبیذا فقال رحمہ اللہ فقلت انی رأیتہ یشرب نبیذ الرستاق قال تعنی الخمر قلت نعم قال رحمہ اللہ وما ذلک علی اللہ ان لا یغفر لمحب علیؑ (رجال کشی ص ۱۸۵ س)

سید بن محمد حمیری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ مدحیہ اشعار کہے تھے، فضیل الرسان نے وہ اشعار جعفر صادق کے سامنے پڑھے (الی قولہ) میں نے کسی کی آواز سنی جو پس پردہ کہہ رہا تھا یہ شعر کس نے کہے ہیں۔ میں نے کہا سید بن محمد حمیری نے۔ تو اس نے کہا، "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے کہا کہ میں نے اسے نبیذ پیتے دیکھا ہے اس نے پھر کہا، "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے کہا کہ نبیذ الرستاق پیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ شراب ہی تو پی ہوگی، میں نے کہا، ہاں! تو کہنے لگے، "اللہ اس پر رحم کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کسی محبِّ علی کی مغفرت نہ کرے۔"

اور روایتِ ذیل میں اسی سید بن محمد کو روسیاہی کی قدرتی سزا ملنے کا ذکر ہے حالانکہ روایت بالا میں گزرا کہ وہ باوجود شراب پینے کے محبتِ علی کی وجہ سے مغفور ہے۔

حدثنی ابو الحسین ابن ایوب المروزی قال روی ان السید بن محمد الشاعر اسود وجہہ عند الموت فقال ھٰکذا یفعل باولیائکم یا امیر المومنین (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱۳)

ابو الحسین بن ایوب مروزی کہتے ہیں کہ موت کے وقت سید بن محمد شاعر کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا تو اس نے کہا، اے امیر المومنین! کیا آپ کے احباب کے ساتھ یہی معاملہ کیا جاتا ہے؟

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ کے بزرگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے محبین کا چہرہ موت کے وقت سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۷) عن رضا علیہ السلام یونس بن عبدالرحمن فی زمانہ کسلمان الفارسی فی زمانہ (رجال کشی ص ۳۰۳ س ۲۱)

رضا کہتے ہیں کہ یونس بن عبدالرحمن اپنے زمانے میں ایسے ہیں جیسے سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) اپنے زمانے میں تھے (رجال کشی ص ۳۰۳)

اور سلمان فارسی کی تعریف میں رجال کشی ص ۹ س ۱۷ اور روضۂ کلینی ص ۱۱۵ میں روایت ہے دونوں روایتوں کے مجموعہ سے یونس بن عبدالرحمن کی مدح ثابت ہوئی، مگر رجال کشی ص ۳۰۹ س [illegible] میں رضا علیہ السلام ہی سے روایت ہے کہ یونس بن عبدالرحمن ابن زانیہ اور زندیق ہے۔

اہل بیت کے دشمن:

ان لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاملہ تو اوپر کی روایات سے معلوم ہو چکا اب [illegible] مدعیان عشق اہل بیت کا حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق حسن اعتقاد بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) عن ابی عبداللہ قال ان جبرئیل نزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا محمد ان اللہ یبشرک بمولود یولد من فاطمۃ تقتلہ امتک من بعدک فقال وعلی ربی السلام لا حاجۃ لی فی مولود یولد من فاطمۃ تقتلہ امتی من بعدی فعرج ثم ھبط فقال لہ مثل ذلک فقال یا جبرئیل وعلی ربی السلام لا حاجۃ لی فی مولود تقتلہ امتی من بعدی فعرج جبرئیل الی السماء ثم ھبط فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویبشرک بانہ جاعل فی ذریتہ الامامۃ والولایۃ والوصیۃ فقال قد رضیت ثم ارسل الی فاطمۃ ان اللہ یبشرنی بمولود یولد لک تقتلہ امتی من بعدی فارسلت الیہ ان لا حاجۃ لی فی مولود تقتلہ امتک من بعدک فارسل الیھا ان اللہ قد جعل فی ذریتہ الامامۃ والولایۃ و

جعفر صادق فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تو فرمایا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پیدا ہوگا جسے آپ کے بعد آپ کی امت شہید کر دے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے رب پر سلام مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہو اور پھر اسے میرے بعد میری امت شہید کر دے جبرئیل علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر نازل ہوئے اور پھر وہی بات کہی آپ نے پھر وہی جواب دیا، جبرئیل امین پھر واپس تشریف لے گئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ وہ ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور

الوصیۃ فارسلت الیہ انی قد رضیت (الی قولہ) ولم یرضع الحسین من فاطمۃ علیہا السلام ولا من انثی کان یؤتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع ابہامہ فی فیہ فیرضع منہا ما یکفیہ الیومین او الثلاث (اصول کافی ص ۲۹۲)

وصیت رکھیں گے تب آپ نے فرمایا کہ اب میں راضی ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے بچے کی بشارت دیتے ہیں جو آپ سے پیدا ہوگا، جسے میری امت میرے بعد شہید کرے گی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی کوئی حاجت نہیں جسے آپ کی امت شہید کرے، آپ نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور وصیت رکھی ہے تب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) راضی ہوئیں (حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسکا بدلہ اپنی والدہ محترمہ سے یہ لیا کہ) اس کے بعد نہ اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا (یعنی ان کو جنس عورت سے نفرت ہو گئی جو انکی پیدائش پر ناخوش تھی) آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دیتے، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اس دودھ پیتے جو ان کو دو تین روز تک کفایت کرتا۔

(۲) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما حملت فاطمۃ بالحسین جاء جبرئیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ ستلد غلاما تقتلہ امتک من بعدک فلما حملت فاطمۃ بالحسین کرہت حملہ وحین وضعتہ کرہت وضعہ ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لم تر فی الدنیا ام تلد غلاما تکرہہ ولکنہا کرہتہ لما علمت انہ یقتل قال وفیہ نزلت ہذہ الآیۃ حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا (حوالہ بالا)

جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) سے حاملہ ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) عنقریب ایک بچہ جنے گی جسے آپ کے بعد آپ کی امت قتل کرے گی، پس جب فاطمہؓ حاملہ ہوئیں تو وہ اس حمل کو برا سمجھتی تھیں اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو بھی برا سمجھتی تھیں، جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ماں ایسی نہیں جو اپنے بچے کو برا سمجھتی ہو مگر حضرت فاطمہؓ اسے برا سمجھتی تھیں اسلئے کہ وہ جانتی تھیں کہ یہ بچہ شہید ہوگا (العیاذ باللہ شہادت کی نحوست کی وجہ سے وہ بچے کو برا سمجھتی تھیں) جعفر صادقؒ نے کہا کہ آیت حملتہ امہ کرہا الخ اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے، (اس کی ماں نے اسے حمل کی حالت میں بھی برا سمجھا اور پیدا ہونے کے بعد بھی) یہ ترجمہ اہل تشیع

کا ہے، حالانکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو ماں کا شکر گزار اور مطیع رہنا چاہیے، اس لئے کہ ماں نے حالتِ حمل اور وقتِ پیدائش کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں منظوم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری　　رد ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ　　پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآں بیاں　　اُنہٗ کرھا کی آیت آشکار
تم کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا　　دودھ اس طفل کا نہ چوسا ذرا

دیکھا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بری چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے ان کے خیال میں کس قدر مکروہ و مبغوض ہیں اور حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کس قدر عداوت اور بغض ثابت کیا گیا ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ، اُمید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہہ نہ رہے گا۔

کیا شیعہ اہلِ کتاب ہیں؟

معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہلِ کتاب کہتا تھا، بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، اس لئے انھیں اہلِ کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندیق کی دو قسمیں ہیں:

① بمعنی منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو، قال العلامۃ التفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ وان کان مع اعترافہ بنبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہارہ شعائر الاسلام یبطن عقائد ھی کفر بالاتفاق خص باسم الزندیق (شرح المقاصد ص ۲۶۹ ج ۲) وقال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ واختلف فی تفسیرہ فقیل ھو المبطن للکفر المظہر للاسلام کالمنافق (عمدۃ القاری ص ۷۹ ج ۲۴)

② جو شخص عقائدِ اسلام میں تاویلاتِ باطلہ کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائدِ کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ المعروف) ای بالزندقۃ الداعی الذی یدعو الناس الی زندقتہ اھ فان قلت کیف یکون معروفا داعیا الی الضلال وقد اعتبر فی مفہومہ الشرعی ان یبطن الکفر، قلت لا بعد فیہ فان الزندیق یموہ کفرہ ویروج عقیدتہ الفاسدۃ ویخرجہا فی الصورۃ الصحیحۃ وھذا معنی ابطان الکفر فلا ینافی اظہارہ الدعوی الی الضلال وکونہ معروفا بالاضلال اھ ابن کمال (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال الشاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ ...

ظاهراً ولا باطناً فهو كافر، وإن اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق، وإن اعترف به ظاهراً لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون وأجمعت عليه الأمة فهو الزنديق (المسوى شرح الموطأ)

زندیق کے احکام:

① زندیق واجب القتل ہے۔

② گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے۔

③ ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ④ ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

وقال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى وكذا الكافر بسبب الزندقة لا توبة له وجعله في الفتح ظاهر المذهب لكن في حظر الخانية الفتوى على أنه إذا أخذ الساحر أو الزنديق المعروف الداعي قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل ولو أخذ بعدها قبلت (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى (تنبيه) يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فإنهم في البلاد الشامية يظهرون الإسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل الخمر والزنا وأن الألوهية تظهر في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة، وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة (إلى قوله) ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم وفيهم فتوى في الخيرية أيضاً فراجعها، والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد (إلى قوله) وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً (رد المحتار ص ۳۰۰ ج ۳)

کتبِ شیعہ میں شیخین و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف

(۱) عن فضيل الرسان قال سمعت أبا داود وهو يقول حدثني بريدة الأسلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الجنة تشتاق إلى ثلاثة قال فجاء أبو بكر فقيل له يا أبا بكر أنت الصديق وأنت ثاني اثنين إذ هما في الغار فلو سألت من هؤلاء الثلاثة۔ رجال كشي ص

فضیل الرسان کہتے ہیں کہ میں نے ابوداود سے سنا اور ان سے بریدہ اسلمی نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت تین آدمیوں کے لئے مشتاق ہے، اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ آپ صدیق ہیں اور غارِ ثور میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ خاص تھے، اگر آپ یہ پوچھیں کہ یہ تینوں کون ہیں (تو بہتر ہے)

(۲) ثم جاء عمر فقیل له یا ابا حفص ان رسول الله قال ان الجنة تشتاق الی ثلاثة وانت الفاروق الذی ینطق الملک علی لسانه (رجال کشی ص۳۰)

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، اور آپ ایسے فاروق ہیں کہ آپ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے، یعنی آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے

(۳) قال بعض المخالفین بحضرة الصادق علیه السلام لرجل من الشیعة ما تقول فی العشرة من الصحابة قال اقول فیهم الخیر الجمیل الذی یحط الله به سیأتی ویرفع به درجاتی قال السائل الحمد لله علی ما انقذنی من بغضک کنت اظنک رافضیا تبغض الصحابة فقال الرجل من ابغض واحدا من الصحابة فعلیه لعنة الله والملائکة فقال لعلک تتأول ما تقول فیمن ابغض العشر من الصحابة فقال من ابغض العشرة فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین (تفسیر عسکری طبع جعفری لکھنؤ مولفہ امام حسن عسکری علیہ السلام)

بعض مخالفین نے جعفر صادق کی موجودگی میں کسی شیعہ سے کہا کہ صحابۂ کرام میں سے عشرۂ مبشرہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ شیعہ کہنے لگا کہ میں ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہوں، اسی حسنِ ظن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دیں گے اور میرے درجات بلند فرمائیں گے، پوچھنے والے صاحب نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے تیرے بغض سے نجات دلائی میں تو تمہیں صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے عداوت رکھنے کی وجہ سے رافضی سمجھتا تھا، وہ شخص (شیعہ) کہنے لگا جو کوئی کسی ایک صحابی سے بغض رکھے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔ عشرۂ مبشرہ کے بارے میں بتائیے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرۂ مبشرہ سے بغض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

(۳) فروع کافی جلد ۲ نصف اول ص ۳ پر بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت مذکور ہے۔

(۵) نہج البلاغۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات منقول ہیں جن میں کئی جگہ بہت کثرت سے شیخین رضی اللہ عنہما کی مدح مذکور ہے، مثال کے طور پر صفحاتِ ذیل ملاحظہ ہوں:

نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۳۵، ۸۵، ۱۸۲، ۲۴۹ اور جلد ۲ ص ۲۴، ۳۵، ۴۳، ۸۴، ۹۸، ۱۲۱ اور جلد ۳ ص ۸

(۶) شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عسکری میں آیت اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت "یاساریة الجبل" مذکور ہے۔

هذا عمر بن الخطاب اذا قیل لهم

یہ عالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا ایسی

انه كان على المنبر يخطب اذ نادى فى خلال خطبته يا سارية الجبل وعجبت الصحابة ماهذا من الكلام الذى فى هذه الخطبة فلما تقضى الخطبة والصلوة قالوا ما قولك فى خطبتك يا سارية الجبل فقال اعلموا انى وانا اخطب رميت ببصرى حتى رأيتهم وقد اصطفوا بين يدى جبل هناك وقد جاء بعض الكفار ليدور خلف سعد بن ابى وقاص وسائر من معه من المسلمين فيحيطوا بهم فيقتلوهم فقلت يا سارية الجبل ليلتجئ اليه فيمنعهم ذلك من ان يحيطوا به ثم يقاتلوا ومنح الله اخوانكم المؤمنين اكتاف الكافرين وفتح الله عليهم بلادهم فاحفظوا هذا الوقت فيرد عليكم الخبر بذلك، وبين المدينة ونهاوند اكثر من خمسين يوماً۔

(تفسیری عسکری طبع جعفری ص۲)

حالت میں جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے بلند آواز سے فرمانے لگے یا سارية الجبل (اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس سے تعجب کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کرنے پر فرمایا کہ اثناءِ خطبہ میں میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر پہاڑ کے نیچے صف بستہ ہے اور چند کافر پہاڑ کے پیچھے سے آئے تاکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر مسلمانوں کا گھیراؤ کرکے ان پر حملہ کریں، اسوقت میں نے یا سارية الجبل کہا، تاکہ پہاڑ کی طرف پناہ لیکر کفار کے گھراؤ سے بچ جائیں اور پھر ان سے مقابلہ کریں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو کافروں کے ہاتھ سے نجات دی اور کافروں پر مسلمانوں کو فتح دی۔ پھر فرمایا اس وقت کو یاد رکھو تمہارے پاس اس کی خبر آئے گی۔

مدینہ منورہ اور نہاوند (جہاں یہ لشکر تھا) کے درمیان پچاس دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے

(۷) وعن عروة بن عبد الله قال سألت ابا جعفر محمد بن على عليهما السلام عن حلية السيوف فقال لا بأس به فقد حلى ابوبكر الصديق رضى الله عنه سيفه قلت فتقول الصديق فوثب وثبة واستقبل القبلة وقال نعم الصديق، نعم الصديق، نعم الصديق فمن لم يقل له الصديق فلا صدق الله له قولاً فى الدنيا ولا فى الآخرة۔

عروۃ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام باقر سے پوچھا کہ کیا تلواروں پر سونا چاندی چڑھانا جائز ہے؟ تو کہا کہ جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار پر سونا چڑھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ تو امام باقر نہایت جوش سے اچھل کر کھڑے ہوگئے اور قبلہ رُو ہو کر فرمانے لگے، ہاں میں صدیق کہتا ہوں! ہاں میں صدیق کہتا ہوں!! ہاں میں

(کشف الغمہ فی احوال الائمہ جلد ۲ ایران ۱۳۸۱ھ) صدیق کہتا ہوں ۱۱۱ اور جو آپ کو صدیق نہ کہے اللہ دنیا و آخرت میں اسکا کوئی قول سچا نہ کرے۔

نکتہ :

افسوس کہ شیعوں نے اپنے امام پنجم ابو جعفر محمد بن علی باقر کی بات نہ مانی اور افضل البشر بعد الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ صرف صدیقیت بلکہ صحابیت کے شرف سے بھی گرانے کی کوشش کر کے اپنی عاقبت برباد کی اور امام باقر کی بد دعا فلا صدق اللہ لہ قولاً فی الدنیا ولا فی الاٰخرۃ (اللہ تعالیٰ اس کی کسی بھی بات کو دنیا و آخرت میں سچا (درست) نہ کرے) کے مستحق ہوئے، شیعہ کے حق میں ان کی یہ بد دعا قبول ہوئی، چنانچہ شیعہ لوگوں نے تقیہ یعنی جھوٹ اور فریب کو اپنا مذہب قرار دے لیا ہے اور کہتے ہیں کہ جو جھوٹ نہیں بولتا، فریب اور دھوکہ بازی نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ اس کا ایمان معتبر نہیں، اسکے ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی جھوٹ بولتے تھے، اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ اور افتراء باندھا کہ (معاذ اللہ) اس سے غلطی ہو جاتی ہے، پھر حد یہ کر دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف غلطی کو منسوب کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں یہ ان کی قولی کذب بیانی اور افتراء پردازی کا نقشہ تھا، دوسری جانب ان کی اخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کر لیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کر لیا کہ عورتوں کا بلا نکاح بصیغہ متعہ کسی کے گھر چلے جانا اور مذہب کے علاوہ اخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سوزی کا مرتکب ہونا، اسے کارِ خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دیدیا

کتب شیعہ سے فضائل متعہ نقل کرنے سے قبل ایک اشکال کا جواب تحریر کیا جاتا ہے:

کتب شیعہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف دیکھنے پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ مردود تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کھلے دشمن ہیں، پھر تعریف کیونکر؟ اسکے دو جواب ہیں،

① یہ تعریف تقیہ کی بناء پر ہے جس پران کے ایمان کا مدار ہے، جیسا کہ تقیہ کے بیان میں ان کا مذہب لکھا جا چکا ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

② اللہ تعالیٰ نے "حق" میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہ بسا اوقات اہلِ باطل اور دشمنوں کی زبان پر بھی بولتا ہے۔ دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و عناد سے کتب شیعہ بھری پڑی ہیں، ان نفوس مقدسہ کے حق میں ایسی فحش گالیاں بکتے ہیں کہ جس مسلمان کے قلب میں

ایمان کی ذراسی بھی رمق ہو وہ کسی مردود سے ایسی بکواس سن کر اسے جہنم رسید کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

فضائلِ متعہ

(۱) قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من رجل تمتع ثم اغتسل الا خلق اللہ من کل قطرة تقطر منہ سبعین ملکا یستغفرون لہ الی یوم القیامة

(برہان المتعہ ص۵۰ مؤلفہ سید ابو القاسم [illegible])

جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسل جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ستر فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرة من سخط اللہ الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات ساحمنی فی الجنان

(منہج الصادقین ص۴۹۳)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے وہ خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا رو سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اعوذ باللہ من سخط الجبار ومن الکذب علی سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ الاطہار،

(۳) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرة واحدة عتق ثلثہ من النار ومن تمتع مرتین عتق ثلثاہ من النار ومن تمتع ثلاث مرات عتق کلہ من النار۔ (منہج الصادقین ص۴۹۳)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ (منہ کالا) کرے اس کا تمام بدن آتش دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ من شرور انفسنا)

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرة درجتہ کدرجة الحسن ومن تمتع مرتین درجتہ کدرجة الحسین ومن تمتع ثلث مرات درجتہ کدرجة علی ومن تمتع اربع مرات درجتہ کدرجتی

(تفسیر منہج الصادقین ص۳۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اسے حضرت حسن کا درجہ مل جاتا ہے جو دو مرتبہ متعہ کرے، حضرت حسین کا درجہ، اور جو تین مرتبہ متعہ کرے وہ حضرت علی کا درجہ اور جو (العیاذ باللہ) چار مرتبہ متعہ کرکے (منہ کالا کرے) وہ میرے درجہ کو پا لیتا ہے۔

(۵) قال ابو جعفر علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بہ الی السماء قال لحقنی جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت للمتمتعین من امتک من النساء (من لایحضرہ الفقیہ جزء ۳ صـ)

ابو جعفر فرماتے ہیں معراج کی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری اُمت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، اہل تشیع کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے ان کے لئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور العیاذ باللہ یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجات اخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۶) روی بکر بن محمد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن المتعۃ فقال انی لاکرہ للرجل المؤمن ان یخرج عن الدنیا وقد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یقضھا (من لایحضرہ الفقیہ جزء ۳ صـ)

جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں کسی مومن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس نے آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو (یعنی متعہ کر کے سنت کو ادا نہ کیا ہو)

(۷) جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے (تحفۃ العوام صـ ج ۲)

(۸) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے (تحفۃ العوام صـ ج ۲)

دیوثی و بے غیرتی کے مظاہرہ اور نفسِ امارہ کی تسکین کے لئے متعہ جیسا "ہم خرما و ہم ثواب" نسخہ بھی کافی نہ ہوا تو اس سے بھی آسان ترکیب "تحلیل" نکالکر بے غیرتی کو بھی شرما دیا، ابن بابویہ کتاب اعتقادات میں لکھتا ہے، اسباب حل المرأۃ عندنا اربعۃ النکاح وملک الیمین والمتعۃ والتحلیل، تحلیل کی تفسیر کتب شیعہ میں تلاش کرنے کا موقع نہیں ملا، ایک مجتہد نے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس سے اعارۂ فرج مراد ہے، دُنیا کا بدترین سے بدترین جانور بھی حضرت انسان کی اس شرافت کے سامنے شرم کے مارے سرنگوں ہے۔

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایک صدیق کی صداقت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب و روایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہو ہی چکے، اخلاق و انسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہو گئی، فقط واللہ اعلم

۱۹ ذی قعدہ ۱۳۸۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیعوں کو اہم مشورہ

خالص شیعہ بن جاؤ تو سارے جھگڑے ختم

(اقتباس از تقریر حضرت الشیخ دامت برکاتہم ۲ محرم ۱۳۹۶ھ ...)

شیعہ کا مذہب بالاتفاق یہ ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اس کا ایک حرف بھی صحیح نہیں،[1] ان کے مذہب کی بنیاد اسی پر قائم ہے، اگرچہ بعض شیعہ قرآن کو دیکھتے اور تلاوت کرتے ہوں، انکی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ہاں متواترات میں سے ہے، متواتر اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے خبر دینے والے اس قدر ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسکے خلاف کو باور نہ کرا سکے، جیسا کہ مکہ کا وجود اس شخص کے لئے بھی یقینی ہے کہ جس نے مکہ نہ دیکھا ہو، اسی طرح ان کے نزدیک قرآن کا ایک حرف صحیح نہ ہونا اتنا یقینی ہے کہ اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، حالانکہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے ایک نقطہ کا انکار کر دینے والا بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض اور اسکا حل

شاید آپ یہ کہیں کہ شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، قرآن ہمارے گھروں میں رکھا ہوا ہے، ہم پر یہ الزام غلط اور بلاوجہ ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور وہ ان کتابوں کو صحیح سمجھتے ہیں ان کو چومتے ہیں، سینوں سے لگاتے ہیں، اپنے گھروں میں رکھتے ہیں تو آخر یہ کتابیں اگر ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں تو ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہے؟ میں نے ان کی کتابیں خوب دیکھی بھالی ہیں، ان کو خوب کھنگال کر دیکھا ہے، جو کہوں گا کسی کی مجال نہیں کہ اس کا ایک حرف بھی جھٹلا سکے، چاہیں تو کتاب نکال کر دکھاؤں گا، ان کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مجتہد صاحب سے کسی نے پوچھا کہ قرآن کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ صحیح ہے، بعد میں انکے کسی شاگرد نے کہا کہ آپ ہم کو تو رات دن یہ پڑھاتے اور سکھاتے رہتے ہیں کہ یہ قرآن غلط ہے اور آج آپ نے یہ نئی بات کہی، تو مجتہد صاحب کہنے لگے، قلتہ تقیۃ میں نے تقیہ کیا تھا۔

تقیہ کی حقیقت

تقیہ ان کے دین کا جزء ہے، تقیہ کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ

---

[1] ان حوالجات کی تفصیل عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دینا وغیرہ، ان کے مذہب میں تقیہ جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے، جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے، اصول کافی کی روایت ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ[1] اور ایک روایت میں ہے لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ[2]، یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے دو چیزوں کو ملائیں۔ ایک یہ کہ ان کے ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کا ایک حرف بھی صحیح نہیں۔ دوسری یہ کہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا فرض ہے بلکہ عین ایمان ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ گھروں میں قرآن کیوں رکھتے ہیں سوائے دھوکہ دہی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس کا نام انہوں نے تقیہ رکھا ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اہلِ تشیع کا امتحان

ان شیعوں کا امتحان اس طرح لو کہ تم اگر قرآن کو صحیح کہتے ہو تو یہ بتا دو کہ جن شیعہ مصنفین اور دیگر حضرات نے قرآن کو غلط کہا ہے وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن کو غلط کہنے والے جتنے گزرے ہیں سب کو کافر کہو، اپنے مجتہدین کو جو یہ کہہ گئے ہیں کافر کہو اور ان کی ایسی کتابیں جلا دو تو ہم مان لیں گے کہ تم اپنے دعوے میں سچے ہو، لیکن اگر ان کتابوں کو چھاپتے ہو، ان کی تعظیم کرتے ہو، ان کے مصنفین کو اپنا امام مان کر ان کا احترام کرتے ہو تو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

پچھلے دنوں قادیانیوں کا بھی اسی طرح امتحان ہوا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ہمارا ختمِ نبوت پر ایمان ہے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ تم غلام احمد کو کافر کہو اور اس کی کتابیں خاکستر کر دو۔

حیدر آباد دکن کے صدیق دیندار چن بسویشور کے چند گنتی کے معتقدین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدینِ اسلام ہیں، ہمارا اسلام پر یقین ہے، ہم دیندار ہیں، ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ صدیق دیندار جو پہلے غلام احمد کا چیلا بنا، پھر ترقی کر کے خود نبی بن بیٹھا اور بعد میں خدائی کا دعویٰ کیا اسے کافر کہو، یہ عجیب بات ہے کہ غلام احمد قادیانی جو صدیق چن بسویشور کا پیر ہے وہ تو

---

[1] اصول کافی ص۴۸۲ [2] اصول کافی ص۴۸۴

صرف نبی ہوا اور اس کا مرید صدیق دیندار خدا بن گیا۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

آخر کسی کے دعوے کے صدق و کذب کی کوئی کسوٹی اور معیار بھی تو ہوتا ہے، اس سے بہتر کوئی کسوٹی ہو تو بتا دو۔ آج اگر خدانخواستہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لے آئے جس میں لکھا ہو کہ خدا کا وجود نہیں ہم اس کو چومیں، چاٹیں، غلاف چڑھائیں، سینوں سے لگائیں اور کہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں تو کیا کوئی ایسا بے وقوف ہے جو ہمارے اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار ہو، یہی حال ہے ان شیعوں کا کہ ان کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ قرآن صحیح ہے۔

شیعوں کی اہم کتب:

شیعوں کی اہم کتابیں کافی اور صافی ہیں۔ صافی دو ہیں، ایک اصول کافی کی شرح ہے دوسری تفسیر کے فن میں ہے، ان کتابوں کے حوالے اگر دیکھنے ہوں تو میری کتاب احسن الفتاویٰ میں ان کو تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے۔

بہرحال اصول کافی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا، دوسری کتابوں کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مجتہد ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کا قول حجت نہیں ہوتا، اس کا جواب یہ ہے کہ جن مجتہدین نے قرآن تک کا انکار کر دیا ہے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے بہرحال ان کی کوئی بات کہنا ہو تو اصول کافی کو پکڑنا چاہیئے اس کا وہ کسی طرح انکار نہیں کر سکتے، اس کی وجہ بھی سن لیجئے، کہتے ہیں کہ یعقوب کلینی نے اس زمانے میں یہ کتاب لکھی جبکہ امام مہدی کی غیبت صغریٰ کا زمانہ تھا، امام مہدی کے غار میں جا کر غائب ہونے کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک زمانے تک جس غار میں وہ چھپے ہوئے ہیں ان کے خاص لوگوں کو اس کا علم تھا کہ کہاں ہیں یہ غیبت صغریٰ ہے اور بعد میں وہ ایسے غائب ہو گئے کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کہ اب وہ کہاں ہیں یہ غیبت کبریٰ ہے۔ یہ شیعہ بڑے نافرمان ہیں ان کا امام تو مسلمانوں سے ڈر کر غار میں چھپے اور یہ یہاں پھر پھر کے خواہ مخواہ کا فساد کر رہے ہیں۔

جس غار میں امام مہدی ہیں اسکا نام ہے غار سُرَّ مَن رَأٰہ، یعنی وہ غار جسکو دیکھ کر دیکھنے والا خوش ہو جائے، یعقوب کلینی نے اصول کافی لکھ کر غار میں جا کر امام مہدی کو دکھائی، امام مہدی نے دیکھ کر فرمایا، ھٰذا کافٍ لشیعتنا، یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، یہی اسکی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ اب اس کے ساتھ دو باتیں اور ملا دیں، ایک یہ کہ امام انکے نزدیک معصوم ہوتا ہے

جھوٹ نہیں بولتا، دوسری یہ کہ امام عالم الغیب ہے تمام باتیں جانتا ہے اس لئے اس سے غلطی نہیں ہوتی، تو جس کتاب کی تصدیق امام نے کی ہو نہ اس میں غلطی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں جھوٹ کا احتمال ہے، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ھذا اما قال فیہ الامام الاکبر حجۃ اللّٰہ المنتظر ھذا کاف لشیعتنا، واقعی یہ شیعوں کی پنپائی کے لئے کافی ہے۔

شیعہ صرف قرآن کی تحریف ہی کے قائل نہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن موجود کفر کے ستونوں کو مضبوط کرتا ہے۔

وتضمینہ من تلقاھم ما یقیمون بہ دعائم کفرھم (تنبیہ الحائرین)
خلفاء ثلاثہ نے قرآن میں وہ باتیں درج کی ہیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کر سکیں۔

شیعہ کو موجود قرآن سے اس لئے عداوت ہے کہ اس میں شیعہ کی طرفداری نہیں کی گئی۔

لولا انہ زید فی القرآن ما نقص ما خفی حقنا علی ذی حجی (تنبیہ الحائرین)
اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقلمند پر مخفی نہ رہتا۔

شیعہ عقیدۂ تحریف قرآن کو بطور تقیہ چھپانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں مگر پھر بھی کبھی دل کی بات زبان پر آہی جاتی ہے، چنانچہ سید محمد دہلوی اپنی کتاب "ضربت حیدریہ" میں لکھتے ہیں:

ایں نظم قرآنی نظم عثمانی است بر شیعان احتجاج بداں نشاید
قرآن کی موجودہ ترتیب عثمانی ہے اس لئے یہ قرآن شیعوں پر حجت نہیں ہو سکتا۔

دل کا راز معلوم کرنیکا عجیب گر

یہ امر تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ نشہ، جنون یا نیند وغیرہ کی بیہوشی میں دل کی باتیں زبان پر آجاتی ہیں بعض نفسیات سے واقف لوگ اس گر کے ذریعہ دل کے راز معلوم کر لیتے ہیں۔ کوئی ایسی بات کہدی کہ سننے والا طیش میں آکر ہوش کھو بیٹھے اور مخبوط الحواس ہو کر دل کی بات اگل دے۔

جب مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی کے "النجم" نے رجوم الشیاطین بن کر دشمنان قرآن پر تابڑ توڑ حملے کئے اور ان پر سے تقیہ کی تلبیس کو خاکستر کر کے ان کی اصل تصویر کو عریاں کر دیا تو شیعہ بلبلا اٹھے، "النجم" کے دفاع کے لئے مستقل تصانیف کے علاوہ تقریباً "پچیس" رسائل جاری کئے مگر "النجم" کے راکٹ کے سامنے وہ بیت العنکبوت سے زیادہ نہ ٹھیر سکے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد یکے بعد دیگرے سب نے دم توڑ دیا، ان رسائل میں سے ایک ہفتہ وار "ذو نجف" بھی

سیالکوٹ سے جاری کیا گیا تھا اس کی یکم اپریل ۱۹۲۶ء کی اشاعت میں علماء شیعہ کے خصوصی ترجمان اعجاز حسن بدایونی کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کا پہلے وہ حصہ پیش کرتے ہیں، جس سے ناظرین کو یقین ہو جائے گا کہ اعجاز حسن صاحب اس وقت "النجم" کی شدید ضرب سے بوکھلا کر ہوش کھو چکے تھے اس بیہوشی کے عالم میں انھوں نے سربستہ راز کو اگل کر رکھ دیا۔

چشم بد دور "النجم" کیسا چمکیلا کوکب ہے جیسے دنی والافلک جرمنی کا چمکتا ستارہ بس اتنا فرق ہے کہ اس کے پرتو سے بال کالے ہو جاتے ہیں اور اس کی خونی چمک سے قلوب عوام کالانعام کی بینائی پٹ ہو جاتی ہے۔

"النجم" خرافات و مضرات کا طومار ہے اور وہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ "النجم" اپنی بے ڈھنگی رفتار سے فساد پھیلاتا ہے اور وہ اپنی چال سے کبھی کبھی چکمہ دیتا ہے "النجم" کی رنگت گرگٹ کے مانند بدلتی رہتی ہے اور وہ اول دن سے نیلگوں شیشہ فلک میں ضیا بار ہے۔ "النجم" کی نحوست یوم نحس مستمر سے بدرجہا زائد ہے کہ یہ روز بدل میں ایک مرتبہ دیکھنا پڑتا ہے اور "النجم" کی خونی شعاعیں ہر ماہ میں رنگ لاتی ہیں اور مریخی اثر دکھاتی ہیں۔ "النجم" کی پیشانی پر یہ آیہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ایسی ہے جیسے پیر بے پیر کے سر پر تاج شفاعت یا عالم بے عمل کے سر پر قبائے ہدایت یا خلیفہ[۱] پنچایت کے بدن میں قمیص خلافت یا جاہل احمق کی چند یا پر دستار فضیلت شیعو عجب لطیفہ ہے کہ وہ خود گمراہ ہے لیکن ہدایت کا دم بھرتا ہے۔ اس کا مدیر سراپا تقصیر فاسق و بے دین ہے لیکن ہم پر اپنا عیب لگاتا ہے۔ خود مومن بالقرآن نہیں اور نہ اسکے ہم مشرب سگرا اپنا گناہ بے لذت ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔"

آگے چل کر مدیر "النجم" کو لکھتا ہے:

"بس تمھیں حیا نہیں آتی اور چلو بھر پانی میں ڈوب نہیں مرتے کہ قصہ پاک ہو۔
اپنی جھوٹی بکواس سے توبہ کرلو۔"

اب ہم اس حواس باختہ کے اُگلے ہوئے زہر سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:

"رسولؐ کی رحلت کے بعد قرآن کا مرتب ہونا دینی بدعت قرار پایا۔ بدعت پرستو

---

[۱] خلیفہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اور پنچایت سے مراد انصار و مہاجرین کا وہ تاریخی اجتماع ہے جس پر دنیائے اسلام نازاں ہے جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب عمل میں آیا۔ یہ اجتماع اقوام متحدہ کی بیہودہ نیرنگی میں حقیقت کی خشت اول کا درجہ رکھتا ہے۔

اگر تم سچے ہو تو قرآن کی صفات موجودہ عہدِ رسول ﷺ والے قرآن پر منطبق کر دینا ورنہ اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونیکا دعوی نہ کرنا۔ —— "سنئے اللہ تجھے تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتاتے ہو درآنحالیکہ اصلی قرآن میں سورۂ احزاب دو سو آیت کی تھی" —— "اس سورت میں آیۂ رجم بھی تھی" —— "اور سنو، سورۂ توبہ کا صرف ایک حصہ رہ گیا ہے، باقی تین حصے غائب ہو گئے" —— "بڑے افسوس کی بات ہے کہ قرآن کے تواتر کا دعوی کیا جاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ قرآنی آیات بڑی مشکل سے ملتی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب میں کوئی بھی پورے قرآن کا حافظ نہ تھا" —— "الغرض پورا قرآن موجود نہیں ہے اور نہ اسکا دعوی صحیح ہے" —— "قرآن سے پورا سورۂ "نورین" غائب ہو گیا" —— "قرآن موجود میں دو مکمل سورے یعنی "حفد و خلع" بالکل ندارد ہیں" —— "یہ قرآن جو تمہارے زعم ناقص میں مکمل ہے" —— "اگر آیۂ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے ذریعہ سے اصلی و غیر مجموع قرآن کی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا تھا تو وہ کہاں محفوظ رہا" —— "پس اگر عہدِ رسول والا قرآن غیر مخلوق ہے جو مجموع اور مجلد نہ تھا تو اسکا وجود صفحۂ ہستی سے غائب ہے اور اگر یہ قرآن مراد ہے تو اس کے خالق جناب عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر کیسے قدیم ہو سکتا ہے" "حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قرآن غلط ثابت ہوا جس کی ہر ایک آیت دو عادلوں کی گواہی سے لکھی گئی تھی۔ اسمیں فضول بھرتی ثابت ہونے سے عدل صحابہ اور ایمانِ صحابہ کے ساتھ حضرت ابوبکر کا ایمان بھی رخصت ہوا کہ یہ سب کے سب غلط قرآن پر ایمان رکھتے تھے" —— "مگر آپ نے (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایجادِ بندہ فرمائی۔ اب بتاؤ اصلی قرآن کہاں محفوظ رہا" —— "آیات کی بے ڈھنگی ملاحظہ ہو" —— "دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی ہے جیسے آیۂ تطہیر ازواجِ نبی ﷺ کے تذکرہ میں ٹھونس دی گئی ہے" —— "اور سنو بارھویں پارہ کے چوتھے رکوع میں طوفانِ نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی جہالت کا طوفانِ بے تمیزی اُبلتا ہے" —— "کیوں میاں عبدالشکور یہ کتنا یہی ترتیب مطابق لوحِ محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے، کیا یہی

حقیقتِ شیعہ —— —— ۲۸

اور نہ ہی ترتیب کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ کیا اس ترتیب پر آپ کا اور جامع القرآن کا ایمان ہے؟

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن یا اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھ کر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا ایک شیعہ مجتہد سے مناظرہ اور مجتہد صاحب کا فرار

ایک دفعہ ایک شیعہ مجتہد نے تقریر میں عام مناظرہ کا چیلنج دیا کہ جو چاہے میرے مقابلے میں آجائے۔ سندھ کے ایک مقام پر مجھے بلایا گیا کہ ایک شیعہ عالم بار بار پکار کر مناظرہ کا چیلنج دے رہا ہے، میں نے کہا کہ مجھے تجربہ ہے کہ جب بھی میں جاتا ہوں وہ لوگ مناظرہ کو تیار نہیں ہوتے، فضول میرا وقت ضائع ہوگا، انہوں نے کہا کہ اس میں اہل سنت کی خفت ہے، تو میں تیار ہوگیا، کتابیں لے کر مناظرہ کے مقام پر پہنچا، لوگوں کا مجمع تھا، بات وہی ہوئی جو میں نے شروع میں کہی تھی وہ شیعہ مناظرہ کو تیار نہ ہوا اور عذر یہ بیان کیا کہ اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے تو میں نے کہا کہ جب مجھے بلایا تو آپ لوگوں نے خود تھا فساد پھیلتا ہے تو آپ نے چیلنج کیوں دیا؟ لیکن جب وہ کسی طرح بھی تیار نہ ہوئے تو میں نے کہا کہ واقعی ٹھیک کہا آپ نے اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے مگر یہ جو صلح ہے اسے پائیدار ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ آج صلح ہو اور کل کو میدان خالی دیکھ کر پھر چیلنج شروع کر دیں اس لئے میں پائیدار صلح کی چند صورتیں پیش کرتا ہوں آپ ان میں سے جو صورت پسند کریں اسکا انتخاب کریں۔

صلح کا پہلا طریق:

صلح کی بنیاد اس پر رکھی جائے کہ جس کے قبضے میں مراکز ہیں اس مذہب کو لے لیا جائے خواہ مخواہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا لینا ٹھیک نہیں ہے مرکزوں کو فیصل مقرر کرنا چاہیے۔

پہلا مرکز اللہ تعالیٰ:

شیعہ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ سے غلطی ہوتی ہے ہیں ایک لفظ اپنی طرف سے نہیں کہتا، کتاب نکال کر ان کو دکھا دی، اصول کافی کی روایت ہے۔ ما عظم اللہ تعالیٰ بمثل البداء (اصول کافی ص ۸۴) دوسری روایت ما عبد اللہ تعالیٰ بمثل البداء (اصول کافی ص ۸۵) تیسری روایت سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر

وان یفعل ﷲ بالبداء اھ (اصول کافی صـ۸۶)

بداء کے معنی ان کے ہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام کر بیٹھتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں کہ اوہ غلطی ہو گئی نعوذ باللہ منہ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی سے پاک ہے اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے تو یونہی سمجھ لو کہ معاذ اللہ شیعہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو گئی۔ بہرحال یہ مرکز مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

دوسرا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

رسول معصوم ہوتے ہیں وہ کسی سے دب کر یا ڈر کر کوئی کام نہیں کرتے یہ ہمارا عقیدہ ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بھی تقیہ کرتا ہے۔ لادین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی صـ۴۸۳) اور لا ایمان لمن لا تقیۃ لہٗ (اصول کافی صـ۴۸۳) نبی اور رسول بھی جب تک جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے وہ ایماندار نہیں ہو سکتے۔ نعوذ باللہ منہ

تیسرا مرکز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد:

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خصوصیت حاصل ہے اور حضرت حسینؓ شیعہ کے مذہب میں العیاذ باللہ بہت بڑے منحوس ہیں۔ نقلِ کفر کفر نباشد، ورنہ زبان کہنے کو تیار نہیں ہوتی۔ شیعہ کی کتابوں عــہ میں ہے کہ جبرئیل امین حضور کے پاس آئے اور حضرت حسین کی بشارت دی اور کہا کہ وہ شہید ہوگا، تو آپ نے فرمایا مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیئے جو شہید ہو، پھر دوسری دفعہ جبرئیل آئے اور یہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیئے، پھر تیسری دفعہ جبرئیل آئے اور کہا کہ انھیں اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام بنائیں گے تب آپ راضی ہوئے پھر آپ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس آدمی بھیجکر بشارت دی، اس نے کہا کہ ایسا بیٹا نہیں چاہیئے جو شہید ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ہوگا تو بھی حضرت فاطمہ بادل نخواستہ راضی ہوئیں گویا کہ شہادت کی نحوست امامت سے بھی نہیں دُھل سکتی، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی حملتہ امہ کرھا و وضعتہ کرھا، حالانکہ قرآن کریم کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ماں کا شکر گزار ہونا چاہیئے کیونکہ اس نے کتنی تکلیفیں جھیل کر اسے جنا ہے اور یہ لوگ اسے فاطمہؓ و حسینؓ پر چسپاں کر رہے ہیں، پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام چونکہ عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے حضرت حسین کو پتہ چل گیا کہ ان کی والدہ ان کو نہیں چاہتیں تو انھوں نے انتقام لیا اور ان کا دودھ پینے سے انکار

عــہ یہ حوالہ "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" کے تحت گزر چکا ہے ۱۲ منہ

کردیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے وہ چوستے اور اس سے سیر ہوتے، دیکھئے کس طرح ماں اور بیٹے میں عداوت ظاہر کر رہے ہیں، اسی واقعہ کو شیعہ شاعر نے یوں نظم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری — رد ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ — پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآن میں — امّہٗ کرھا کی آیت آشکار
تجھ کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا — دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہار

چوتھا مرکز حرمین شریفین :

یہ ہمارے قبضہ میں ہیں۔

پانچواں مرکز قرآن مجید :

یہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے شیعہ تو اس کی صحت ہی کے قائل نہیں[1]

صلح کا دوسرا طریق

صلح کی دوسری صورت یہ ہے کہ باری کا طریقہ اختیار کیا جائے یعنی کچھ مدت کے لئے سب سُنی بن جاؤ اور کچھ عرصہ سب شیعہ، تاکہ اتفاق و اتحاد رہے، آگے اس میں اختلاف ہوگا کہ پہلے شیعہ بنیں یا سُنی، اسکا فیصلہ یوں کریں کہ جس کے پاس قانون فی الحال موجود ہے اس مذہب کو فی الحال لے لیا جائے، ہمارا قانون قرآن و حدیث موجود ہے اور شیعہ کا قرآن امام مہدی کے پاس غار میں ہے جو اونٹ کی ران کے برابر موٹا اور ستر گز لمبا ہے وہ تو یہاں موجود ہی نہیں، جس مذہب کا قانون ہی نہیں اس کو لیکر کیسے کام چلے گا اس لئے فی الحال سب شیعہ مسلمان بن جائیں جب بھی امام مہدی آپ کی کتاب لے آئیں گے ہم سب اُن کے ساتھ ہو جائیں گے آپ ہم سے اس بارے میں معاہدہ لکھوالیں پھر اس کو رجسٹری بھی کرالیں۔

تیسرا طریق کار

اگر صلح کے یہ طریقے منظور نہیں تو آسان سی بات یہ ہے کہ شیعہ اصلی شیعہ بن جائے تو سب

---

[1] اس کے حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت گزر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے، کیونکہ شیعہ مذہب میں یہ احکام ہیں۔

(۱) سیاہ لباس پہننا حرام ہے، عبارات ملاحظہ ہوں۔

(ا) قال امیر المؤمنین علیہ السلام فیما علم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہ لباس فرعون کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ لباس السواد الا فی ثلثۃ العمامۃ والخف والکساء (من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کالے کپڑے نہ پہنیں کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی، موزے اور چادر کے سوا دوسرے لباس میں سیاہ رنگ کو برا سمجھتے تھے۔

(ب) سئل الصادق علیہ السلام عن الصلوۃ فی القلنسوۃ السوداء فقال لا تصل فیھا فانھا لباس اھل النار

(من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص)

جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کالی ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا اس میں نماز نہ پڑھی جائے اسلئے کہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(ایضاً)

(ج) روی اسمٰعیل بن مسلم عن الصادق علیہ السلام انہ قال اوحی اللہ تعالٰی الی نبی من انبیائہ قل للمؤمنین لا تلبسوا لباس اعدائی ولا یطعموا مطاعم اعدائی ولا یسلکوا مسالک اعدائی فیکونوا اعدائی فاما لبس السواد للتقیۃ فلا اثم فیہ

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۰)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ مومنین سے کہہ دو میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں، ان کے کھانے نہ کھائیں اور ان کے راستے پر نہ چلیں، اگر وہ ایسا کریں گے تو میرے دشمن بن جائیں گے، ہاں البتہ تقیہ کے طور پر سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(ایضاً)

(د) فقد روی عن حذیفۃ بن منصور انہ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام بالحیرۃ فاتاہ رسول ابی العباس الخلیفۃ یدعوہ فدعا بممطر احد وجھیہ اسود والاخر ابیض فلبسہ ثم قال علیہ السلام اما انی البسہ وانا اعلم انہ لباس اھل النار

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱)

حیرہ میں خلیفہ ابوالعباس کا قاصد امام جعفر کو بلانے آیا آپ نے بارش سے بچاؤ کا ایک ایسا کپڑا منگوایا جس کی ایک جانب سیاہ اور دوسری سفید تھی امام جعفر نے اسے پہن کر فرمایا میں اسے یہ جان کر پہن رہا ہوں کہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے

(ایضاً)

(۲) ماتم کرنا کافروں کا کام ہے۔

(ا) عن ابی عبد اللہ قال ان الصبر والبلاء یستبقان الی المؤمن فیاتیہ البلاء وھو صبور وان الجزع والبلاء یستبقان الی الکافر فیاتیہ البلاء وھو جزوع قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی

(فروع کافی ص۱۳۰ ج۱)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ صبر و مصیبت مومن کے پاس آتے ہیں، چنانچہ مومن پر آفت آتی ہے تو وہ صابر رہتا ہے، ایسے ہی جزع و مصیبت کافر کے پاس آتے ہیں، چنانچہ کافر کے پاس آفت آتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے امام جعفر سے جب پوچھا گیا کہ جزع کیا ہے تو فرمایا اشد ترین جزع یہ ہے کہ واویلا کیا جائے چہرہ اور سینہ (شیعوں کی طرح) پیٹا جائے اور پیشانی کے بال نوچے جائیں۔

(ب) من اقام النواحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ

(فروع کافی ص۲۲۳ ج۲)

جس نے ماتم اور نوحہ کی مجلس قائم کی اس نے صبر کو چھوڑ کر غیر طریق اختیار کیا

(فروع ص۲۲۳ ج۲)

(۳) سُنّی امام کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنا اتنا ثواب ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے میں۔

من صلی معہم فی الصف الاول کمن صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(من لا یحضرہ الفقیہ باب الجماعۃ)

جس نے اہل سنت کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی وہ ایسا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

(۴) مناظرہ کرنا حرام ہے اس لئے کہ یہ تقیہ کے خلاف ہے اور تقیہ نہ کرنے والے کا ایمان باقی نہیں، اس کے حوالے پہلے بتائے جا چکے ہیں۔

(۵) ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کٹانا واجب ہے۔

یہ سب کام کرنے لگو تو کیا کوئی اختلاف باقی رہ سکتا ہے۔ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے آپ تقیہ کر کے سُنّی بن جائیں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ شیعہ کی کتابوں میں مدح صحابہ کی روایات موجود ہیں اور نہج البلاغۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کئی خطبے منقول ہیں جن میں انھوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح کی ہے اس لئے آپ بھی مدح صحابہ کے جلسے کیا کریں۔

؎ اس کے حوالے عنوان "کتب شیعہ میں حضرات شیخین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف" میں گزر چکے ہیں۔

پھر جب آپ لوگ سب شیعہ بن جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر نکل آئیں گے، کیونکہ شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب تین سو تیرہ[1] شیعہ روئے زمین پر ہو جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر آ جائیں گے۔

آپ شیعہ بنتے نہیں، امام مہدی نکلتے نہیں، ان کو ناحق آپ نے اپنے کرتوتوں سے غار میں دھکیل رکھا ہے، اپنے امام پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہو، نیز آپ کے خالص شیعہ نہ بننے سے کتنا بڑا فساد ہو رہا ہے، دنیا گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ شیعہ بن جائیں تو امام مہدی آجائیں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے،

حاضرین سے

بھئی اور کچھ نہیں تو آپ یہاں پر کم از کم تین چار سو شیعہ موجود ہیں آپ سب یہیں عزم کر کے پکے شیعہ بن جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا امام مہدی آجائیں گے۔ اگر آپ اتنی تعداد میں ہوتے ہوئے صرف تین سو تیرہ شیعہ بھی نہیں لا سکتے تو معلوم ہوا کہ مدعی شیعیت سب منافق ہیں چنانچہ آپ کی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ شیعہ کا یہ فیصلہ[2] موجود ہے کہ ہمارے سب شیعہ منافق اور مرتد ہیں۔ شیعہ علماء نے ان امور کا کچھ جواب نہ دیا اور یہ مناظرہ برخواست ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور صراط مستقیم پر قائم رکھیں آمین۔

---

[1] اگر عدد ایشاں (شیعہ) بسہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بہیئت اجتماعی رسد امام ظاہر شود (صافی باب ۳ ص ۲۲)

[2] یہ حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" کے تحت گزر چکے ہیں، ۱۲ منہ

ضمیمہ رسالہ "حقیقتِ شیعہ"

سوال: شیعہ کی خباثتیں تو ظاہر ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ کن وجوہ کی بناء پر ہے؟ ذرا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

ان کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تکفیر شیعہ کی وجوہ بے شمار ہیں، ان میں سے جو زیادہ معروف، خواص وعوام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں موجود ہیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

① عقیدۂ تحریفِ قرآن۔

② اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عقیدۂ بدا۔

③ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقیہ جیسے نفاق کی نسبت۔

④ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔

⑤ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑥ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان روزانہ ہر شیعہ مؤذن لاؤڈ اسپیکر پر اپنی من گھڑت اذان میں کرتا ہے۔

⑦ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔

⑧ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑨ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر کرتے ہیں۔

⑩ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔

⑪ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑫ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، روزانہ اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر اس کا اعلان کرتے ہیں۔

⑬ دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی تین کے سوا سب کو کافر ومنافق کہتے ہیں۔

⑭ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ وتطہیر نصِ قرآن سے ثابت ہے،

یہ ملعون و مردود اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ پر معاذ اللہ بازنا کی تہمت لگا کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور قرآن کریم کی تغلیط کرتے ہیں،

(۱۵) اپنے اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(۱۶) اماموں کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔

(۱۷) ختمِ نبوت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اپنے اماموں میں جریانِ نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۱۸) متعہ جیسی حرام کاری اور پرلے درجہ کی بے غیرتی اور دیوثی کو حلال بلکہ بہت بڑے اجر و ثواب کا کام، جہنم سے نجات، اور جنت میں ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۱۹) تحلیل جیسی حرام کاری اور انتہائی بے غیرتی و دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

وجوہ مذکورہ کی بناء پر یہ مردود دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہنود، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔

شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

ان کو اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف والحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے۔

زنادقہ کے احکام یہ ہیں:

(۱) واجب القتل ہیں۔

(۲) گرفتار ہونے کے بعد انکی توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیں تو قبول ہے۔

(۳) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

(۴) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائد اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان و احکام نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر مسخ کرکے

اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لئے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ نماز، روزہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلیں کہ اس فرقہ کی ابتدار مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بنار پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے۔

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارہ میں دو غلط فہمیاں ہیں:

① ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرات انبیار کرام علیہم السلام پر تفضیل ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

② ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں۔

جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں انھوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد وعورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی فرد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خاص وعام اور جاہل سے جاہل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدۂ تحریف قرآن بالکل اسی طرح متواترات، مسلمات، اور بدیہیات وضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن اور نماز روزہ۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر وزندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لئے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف انتساب کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو، بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان مجمل کے حصول سے اسلام میں داخل ہو جائے گا، بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو، لہٰذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے وہ شیعہ ہی ہے اس لئے وہ

بھی کافر اور زندیق ہے، اگرچہ اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو۔

یہ محض بطور ارخاء عنان و فرض محال لکھدیا ہے ورنہ حقیقت وہی ہے کہ ان مردودوں کے عقائد مذکورہ ہر شیعہ بچے کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں جیسے مسلمان اپنے بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے موٹے موٹے عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کا کوئی بھی بچہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے یہ تحریف قرآن جیسے عقائد اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں اُتار کر اسے مکمل طور پر شیعہ اور کافر و زندیق بنادیتے ہیں۔

اس انتہائی مکار، عیار، تخریب کار، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت خطرناک سازشوں میں ہر وقت مصروف کار، دغابازی و فریب دہی کے فن میں ہر زمانہ میں پوری دنیا میں اول نمبر مشہور اور ماہر، یہود نژاد قوم کو جس کے مذہب کی بنیاد ہی مکر و فریب اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بغض و عناد و تخریب کاری پر ہے۔ اور ایسی شاطر اور بہ صفت نسل کو اپنے بچوں کی ذہنی تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کی بنیاد اتارنے کی کوشش و محنت میں مسلمانوں سے کم سمجھنا صرف سادہ لوحی ہی نہیں بلکہ پرلے درجے کی حماقت اور انتہائی فریب خوردگی ہے۔

ان مردودوں کے دین و ایمان کی بنیاد ہی تقیہ پر ہے، اسلئے اگر کوئی شیعہ قرآن پر ایمان کا دعوی کرتا ہے تو یقیناً وہ تقیہ کر رہا ہے، اس کی مثالیں خود انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں:

"ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں"

ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے ۲ طریقے ہیں:

(۱) عقیدۂ تحریف قرآن "اصول کافی" میں بھی موجود ہے، اور اس کتاب کے بارہ میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے، یہ لوگ امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے سرورق کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور انکے عقیدہ

کے مطابق ان کا ہر امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی افضل ہے، اس لئے ان کا "اُصولِ کافی" کے فیصلہ سے انکار کرنا اپنے امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

(۲) ان کے جن مصنفین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دیں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا، جو شخص بھی چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔

میں نے کئی شہروں میں خاص طور پر ان مردودوں کے محلّوں میں انکے امام باڑوں کے سامنے جا کر بڑے بڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے:

"جو شیعہ "اُصولِ کافی" کو مجمع میں پھاڑ کر جلائے اور اسکے مصنف کو کافر کہے، پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپے دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنے پاس سے دوں گا، میرے اللہ نے مجھے بہت دیا ہے، جتنے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا جاؤں گا۔"

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہو سکتا ہے۔

کیا اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تأمل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر اور زندیق ہے۔

کیا کوئی مسلمان "دیّوث" بننا برداشت کر سکتا ہے؟:

بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں:

"ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے، اسکے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے، اس لئے اسکے ساتھ دوستی ہے، اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے، مروّت کے سخت خلاف ہے۔"

ایسے لوگ یہ بتائیں:

"اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بیوی کو فاحشہ، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ

کسی مروت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات رکھ سکتے ہیں؟

شیعہ مردود ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ آپ کی پاکبازی کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے مگر یہ مردود اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

① پوری امت کی ماں، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے افضل۔

② سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ محبوب۔

③ پوری امت میں سب سے افضل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مقرب خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔

اب سوچیں کہ آپ اپنی ماں، بیٹی، بیوی پر ایسی تہمت لگانے والے سے تعلقات نہیں رکھ سکتے تو پوری امت کی ماں، دونوں جہانوں کے سردار کی بیوی اور پوری امت میں افضل ترین شخصیت کی صاحبزادی کے حق میں ایسی بکواس کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے، پوری امت کی ماں کو "بدکار" کہنے والے، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پوری امت کو "دیوث" کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا کیسے گوارا کر لیتے ہیں؟

بتائیے! ایسا شخص انتہائی بے دین ہونے کے علاوہ انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟ ایمان اور غیرت دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اگر آپ ویسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو اس کی ماں، بیٹی اور بیوی کو بدکار کہیں پھر دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں متعہ جیسی بدکاری تو بہت بڑا کار ثواب ہے، اس کے باوجود بدکاری کی تہمت تو درکنار متعہ بازی کا طعنہ بھی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ان دشمنانِ اسلام کی کفریات اور سیاہ کاریوں کی تفصیل میری کتاب "حقیقتِ شیعہ" میں ہے، علاوہ ازیں "تکفیر شیعہ پر علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" ساڑھے تین سو صفحات پر شائع ہوا ہے جس پر دنیا بھر کے علماء کی تصدیقات ہیں (ماہنامہ الفرقان لکھنو اور بینات کراچی) واللہ تعالیٰ ھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

رشید احمد
۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ